جو زندگی میں توبہ کرنا سیکھ لے

(مسلم ہیروز کورس)

دوسرا حصہ

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

جو زندگی میں توبہ کرنا سیکھ لے

(مسلم ہیروز کورس)

دوسرا حصہ

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نام کتاب : جو زندگی میں توبہ کرنا سیکھ لے (مسلم ہیروز کورس) دوسرا حصہ
مصنفہ : نگہت ہاشمی
طبع اول : نومبر 2017ء
تعداد : 1000
ناشر : النور انٹرنیشنل
لاہور : 102-H گلبرگ III، نزد فردوس مارکیٹ، لاہور
فون نمبر : 0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301
کراچی : گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریزیڈنسی نزد بلاول ہاؤس، کلفٹن بلاک II، کراچی
فون نمبر : 0336-4033034، 021-35292341-42
فیصل آباد : 121-A فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد
فون نمبر : 03364033050، 041-8759191
ای میل : sales@alnoorpk.com
ویب سائٹ : www.alnoorpk.com
فیس بک : Nighat Hashmi, Alnoor International

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ، اللہ رب العزت نے انسان بنایا، مسلمان گھرانے میں پیدا کیا، اپنی پہچان کی توفیق عطا کی اور اس رب نے یہ موقع عطا کیا کہ ہم اس کے پسندیدہ بندوں کے بارے میں جان سکیں تاکہ اپنی زندگیوں میں وہ تبدیلی لا سکیں جس کی وجہ سے ہم اسے پسند آجائیں۔ ہیروز ہر قوم کی ضرورت ہوتے ہیں اور مسلم ہیروز تاریخ کے ہر دور سے متعلق ہیں۔ جب سے انسان اس زمین پر آیا اس وقت سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے سارے انسانوں کے لیے ہستیاں منتخب ضرور کی گئیں جن کو سب کے لیے مثال بنا دیا گیا۔

دو باتیں اس وقت آپ کے سامنے رکھ کر اپنے موضوع پر آنا چاہتی ہوں۔

پہلی بات: یہ ہے کہ رب العزت نے فرمایا:

﴿فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ﴾ (الانعام:90)

"سو آپ بھی ان کی ہدایت کی پیروی کریں۔"

انبیاء علیہم السلام کی ہدایت کی پیروی اور وہ قیمتی ہستیاں جنہوں نے زندگی کو اس طریقے کے مطابق گزارنے کی کوشش کی جو اللہ تعالیٰ کو پسند تھا۔

دوسری بات: جو قرآن حکیم کے حوالے سے ہے رب العزت کا فرمان ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ (یوسف:111)

"بلاشبہ یقیناً ان کے واقعات میں ہمیشہ سے عقل مندوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔"

یقیناً عقل مند لوگوں کے لیے یوسف علیہ السلام کے واقعے میں بہت سے پہلو ہیں اور اسی سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قصص ہی وہ ذریعہ ہیں جن کی وجہ سے عقل مند لوگ عبرت حاصل کرتے ہیں اور عبرت کا مطلب ہوتا ہے کہ ماضی میں گزرے ہوئے کسی واقعے کی وجہ سے اپنی زندگی کے لیے سبق لینا یعنی تجربہ کیے بغیر سیکھنا، پچھلے کسی واقعے سے عبرت حاصل کر

کے اپنی زندگی کو بہتر طریقے پر استوار کرنے کے قابل ہونا۔

ہم جب مسلم ہیروز کے بارے میں جاننا چاہیں تو سب سے پہلے ہمیں سیدنا آدم علیہ السلام کی ہستی نظر آتی ہے، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا، ان میں اپنی روح پھونکی، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جنتوں میں بسایا۔ آپ ان کے واقعے کو قرآن حکیم میں پڑھ چکے اور ان کے واقعے کو سب جانتے ہیں۔ سب سے پہلے انسان تھے اور ان سے اللہ تعالیٰ نے ان کی بیوی حضرت حوا کو بھی پیدا کیا اور جنت میں بسایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک آزمائش میں ڈالا اور رب العزت نے حکم دیا تھا کہ اس درخت کے قریب نہ جانا۔ سیدنا آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو جب ابلیس نے بہکایا تو بہکاوے میں آگئے اور یہ ثابت ہو گیا کہ انسان کو بہکایا جا سکتا ہے اور اس کے سامنے جب کسی چیز کو بہت خوبصورت انداز میں پیش کیا جائے تو اس کا دل پھسل جاتا ہے ایسے میں اس سے خطا یا غلطی ہو سکتی ہے۔ اس وقت شجر ممنوع کا پھل انہوں نے کھالیا جب ابلیس نے انہیں دو چیزوں کے بارے میں یقین دہانی کروائی کہ میں آپ کا خیر خواہ ہوں اور یہ کہ اس درخت کا پھل کھانے سے اس لیے روکا گیا کہ کہیں آپ کو ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہت نہ مل جائے، یہ دونوں انسانی کمزوریاں ہیں۔

یہ سب معاملات اچھے طریقے سے سمجھتے ہیں۔ آسمانوں پر یہ سارے واقعات کیسے رونما ہوئے؟ ایک کے بعد ایک اور آغاز آدم علیہ السلام کی تقریب رونمائی سے ہوا، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور آدم علیہ السلام کی برتری کو اللہ تعالیٰ نے سب کے سامنے واضح کر دیا جب فرشتوں سے نام پوچھے کہ ان چیزوں کے نام بتاؤ تو انہوں نے کہا:

﴿ سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ﴾(سورۃ البقرہ:32)

"آپ پاک ہیں، جو کچھ آپ نے ہمیں سکھایا ہے اُس کے سوا ہمیں کچھ علم نہیں"۔

پھر جب آدم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ آپ ان چیزوں کے نام بتاؤ تو آدم علیہ السلام

نے بتا دیئے۔ آج بھی انسان اشیاء کے نام کے ذریعے سے آگے بڑھتا ہے۔ اس کے تمام علوم کا تعلق ہر صورت میں ناموں کے ساتھ جڑا ہوا ہے لیکن اصل بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے علمی برتری تو عطا کی ،لیکن آدم علیہ السلام کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو جو ہمارے لیے بہت بڑی مثال ہے وہ غلطی کے بعد سامنے آیا۔ غلطی کے بعد ندامت اتنی شدید تھی اپنے رب کے سامنے کہ پکار اٹھے:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (سورۃ الاعراف:23)

اُن دونوں نے کہا: ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم ضرور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

سیدنا آدم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کیا، اعترافِ خطا بہت بڑی چیز ہے۔ انسانی زندگی میں ابلیس کی یہ سب سے بڑی کوشش یہی ہے کہ انسان خطا ضرور کریں لیکن اعتراف کبھی نہ کریں۔ وہ انسان کو خطا پر آمادہ کرتا ہے اور جب انسان خطا کر لیتا ہے تو اس پر جم جاتا ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں پہلی مثال یہ ملتی ہے کہ خطا کے بعد انسان کا رویہ کیا ہونا چاہیے۔ خطا تو کسی سے بھی ہو سکتی ہے کوئی انسان بھی پھسل سکتا ہے اور جیسے نبی ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ (جامع ترمذی:2499)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں''۔

اور یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ (اللّٰہَ) فَیَغْفِرُ لَھُمْ (مسلم:6965)

''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جاتا اور ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتے، پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دیتے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ کو معاف کرنا اتنا پسند ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو انسان کا معافی طلب کرنا بہت زیادہ پسند ہے۔ خطا کا اعتراف ندامت کے بعد ہوتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ (ابن ماجہ: 4252)　　　　''ندامت ہی توبہ ہے۔''

تمام مسلم ہیروز میں کیا خصوصیت مشترک ہے؟ توبہ اور استغفار، توبہ کا سلسلہ، استغفار کا سلسلہ انسان کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے۔

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لوگ پہنچے کہ اے امیر المومنین! لوگ بھوکے مرنے لگے، انسان جانور، پودے سب متاثر ہو گئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے اللہ تعالیٰ بارش برسا دے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نماز استسقیٰ شروع کروائی اور مسلسل استغفار کرتے رہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آسمان کے ان دروازوں کو کھٹکھٹا دیا ہے یہاں سے رحمت کی پھواریں برستی ہیں۔''

توبہ کا دروازہ اس کے لیے کھلتا ہے جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور دستک وہ دیتا ہے جسے اپنے جرم، اپنی خطا، اپنی غلطی کا اعتراف ہوتا ہے یہ ندامت ہی توبہ ہے۔

''امام حسن بصری کے پاس ان کا ایک شاگرد آیا (صوفیا کی زبان میں مرید) سارا دن ان کے ساتھ گزارا سارا دن شیخ کے پاس لوگ آتے رہے کسی نے کہا کہ مجھے

فلاں تکلیف ہے، کسی نے کہا کہ میرے اوپر مقدمہ ہے، کسی نے کہا کہ میری اولاد میری نافرمان ہوگئی، کسی نے کہا بہن بھائیوں میں اتفاق نہیں۔ انسانی مسائل اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ سارا دن وہ ایک ہی دوا دیتے رہے ایک ہی بات کہی کہ استغفار کرلو، توبہ کرلو۔ شام کو مریدنے کہا کہ ہر بیماری کا ایک ہی علاج ہے یعنی جو بھی آپ کے پاس آیا آپ نے ایک ہی جواب دیا استغفار کرلو۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں اسی کا دروازہ کھٹکھٹانے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت برستی ہے معافی مل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ رحمت برسا دیتے ہیں۔"

یہ دو واقعات میں نے سامنے رکھے کہ استغفار انسان کے لیے بہت بڑا تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام الغفور، غافر، غفار یہ سب نام، سب صفات اسی لیے ہیں کہ انسانوں نے خطائیں کرنی ہیں اس نے مغفرت فرمانی ہے، اس نے معاف کرنا ہے۔ وہ رب کتنا غفور ہے کہ جب کوئی اس سے بخشش مانگتا ہے تو وہ گناہوں کو ڈھانپ دیتا ہے۔ ہر رات ایسا ہوتا ہے۔

آدھی رات کے وقت، جب اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور صدا دیتے ہیں: ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ میں اسے معاف کردوں، ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ میں اسے معاف کردوں۔ (بخاری: 7494)

بخشش وہی طلب کرتا ہے جو گناہ گار ہوتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کو ایک مجلس میں استغفار کرتے دیکھتے اور گنتے رہتے تھے۔ آپ ﷺ کبھی ستر بار استغفار کرتے اور کبھی ایک سو بار استغفار کرتے۔ (ابوداود: 1516)

سیدنا آدم علیہ السلام کی خوبی ان کی ساری اولاد کے کتنے کام آرہی ہے۔ رب العزت

نے جو یہ ارشاد فرمایا:

﴿فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ﴾ (الانعام:90)

"سو آپ بھی ان کی ہدایت کی پیروی کریں۔"

تو اس کا مطلب ہے کہ آپ بھی ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جاؤ گے۔ وہ کیا ہی منظر تھا جب سیدنا آدم علیہ السلام سے خطا ہوئی، جنت کا لباس فاخرہ اتار دیا پھر لگے جنت کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانپنے لیکن سمجھ آ گئی کہ ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہو گیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے کا طریقہ بھی سکھا دیا:

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

(البقرہ:37)

"پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے تو اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کی یقیناً وہی توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔"

ہمیں سمجھ آتی ہے کہ یہ لفظی علم نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے دل میں یہ القاء کر دیا، دل کے اندر ڈال دیا توبہ کر لو۔

"نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا جھکی ہوئی کمر کے ساتھ، سفید بالوں والا بھنوؤں کے بال آنکھوں میں جا رہے تھے، سفید داڑھی والا کہنے لگا کہ میرے گناہ اتنے ہیں کہ اگر ان سب میں تقسیم کر دیئے جائیں تو سب کو لے ڈوبیں کیا میرے لیے معافی کی کوئی گنجائش ہے؟ آپ ﷺ نے سوال کیا کیا آپ نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ اس نے جواباً کہا: "اشہد الا الہ الا اللہ" تب اس نے گواہی دی، اسلام قبول کر لیا اور اسلام قبول کرنے کے بعد انسان کے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کے جواب میں ایسی بات اس شخص کی زبان سے نکلی جو اس کائنات کی

بہت بڑی حقیقت ہے۔ وہ ایک ہی بات کہتا ہوا لاٹھی ٹیکتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ سب سے بڑا ہے وہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

اس نے اپنے کلام میں فرمایا:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورة الزمر : 53)

''آپ کہہ دیں کہ اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ یقیناً وہی بڑا بخشنے والا، بڑا رحم والا ہے۔''

بندے سے جو چیز مطلوب ہے وہ توبہ ہے، استغفار ہے، بخشش کی دعا کرنا ہے۔ اگر آپ انسانی سمندر میں یہ دیکھنا چاہیں کہ کون تیرنے والا ہے اور کون ہے جو ڈوب گیا تو آج تک تیرنے والے توبہ کرنے والے ہی رہے ہیں چاہے کوئی سو لوگوں کا قاتل ہی تھا۔ آپ جانتے ہیں اس شخص کو بھی جس نے ننانوے قتل کیے تھے اور پادری کے پاس پہنچا اور کہا کیا میرے لیے کوئی گنجائش ہے؟ تو اس نے کہا کوئی گنجائش نہیں۔

آپ تصور کر سکتے ہیں! کہ دنیا میں انسان کا سب سے بڑا مسئلہ ہی یہ ہے کہ وہ خطائیں کرتا ہے اور غلطیاں کرتا ہے تو ندامت (Guilt) میں چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے کہ وہ معافی کے لیے ہر راستہ، ہر دروازہ کھلا رکھتا ہے کہ انسان توبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں برسانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

''سیدنا ابو سعید سعد بن مالک بن سنان الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا، اس نے ننانوے قتل کیے۔ پس اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کی بابت لوگوں سے پوچھا تو

اسے ایک راہب (پادری) کا پتہ بتلایا گیا، اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں، کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ اس نے اس پادری کو بھی قتل کر کے سو کی تعداد پوری کر لی، اس نے پھر پوچھا کہ مجھے سب سے بڑا عالم بتلاؤ؟ اسے ایک عالم کی نشاندہی کی گئی، اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے سو آدمی قتل کیے ہیں، کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟، اس عالم نے کہا، ہاں، کون ہے جو اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان حائل ہو؟ جا، فلاں زمین (علاقے میں چلا جا! بلاشبہ وہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں، تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ آنا، یہ برائی کی زمین ہے۔ چنانچہ اس نے نیکیوں کی اس بستی کی طرف سفر شروع کر دیا، ابھی اس نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا، کہ اسے موت آگئی (اس کی روح کو لینے کے لیے) رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے (دونوں ہی) آگئے اور ان کے مابین جھگڑا شروع ہو گیا۔ ملائکہ رحمت نے کہا، وہ تائب ہو کر آیا تھا اور دل کی پوری توجہ سے وہ رب کی طرف آنے والا ہے۔ عذاب کے فرشتے بولے، اس نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا (اس لیے وہ عذاب کا مستحق ہے، ان فرشتوں کے مابین یہ جھگڑا جاری تھا) پس ایک فرشتہ، آدمی کی شکل میں آیا، اسے انہوں نے اپنا حکم بنا لیا، اس نے فیصلہ دیا، دونوں زمینوں کے مابین مسافت کو ناپو۔ (یعنی جس علاقے سے وہ آیا تھا وہاں سے یہاں تک کا فاصلہ اور یہاں سے نیکیوں کے علاقے کا فاصلہ، دونوں کی پیمائش کرو)۔ ان دونوں میں سے وہ جس کے زیادہ قریب ہو وہی اس کا حکم ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اس زمین کو زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ ارادہ کیے جا رہا تھا، پس اسے رحمت کے فرشتوں نے اپنے

قبضے میں لے لیا۔'' (صحیح مسلم 7008)

ایک توبہ ساری زندگی کے گناہ معاف کرواسکتی ہے۔ یہ توبہ تھی جو آدم علیہ السلام نے کی اور آدم علیہ السلام نے آسمانوں پر توبہ کی تھی جب کہ وہاں پر ایک اور واقعہ بھی رونما ہوا تھا۔ رب العزت نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ سجدہ کرو اس موقع پر سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، رب العزت نے اس سے پوچھا کس نے تجھے سجدہ کرنے سے روکا کہ اس نے کہا:

اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (سورۃ الاعراف:12)

''میں اس سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آپ نے اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔''

مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے اور مٹی نیچے کی طرف جاتی ہے اور آگ اوپر کی طرف جاتی ہے میں اس سے بہتر ہوں۔ یہ کیسا فقرہ تھا! ایسی بات نہیں کہ توبہ ہی زمین پر آئی ہے۔ انا پرستی اس سے زیادہ بج دھج کے زمین پر آئی ہے، وہ فریب جو ابلیس کا ہے تقریباً تمام انسانوں کی نسل ایسی ہے جس کا فریب ہے انا پرستی، خود پرستی۔ خود پرستی سے نکالنے والی چیز توبہ ہے۔ وقت ایک ہی تھا جس میں خطا ابلیس سے بھی ہوئی تھی اور آدم علیہ السلام سے بھی۔ ابلیس اپنی خطا پر جم گیا اس نے اپنی خطا کو کہاں تلاش کیا؟ کہا آدم میں وہ خوبی ہی نہیں ہے جس کی بنیاد پر میں اسے سجدہ کروں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہیں پایا اور اس نے پیدائش کو مسئلہ بنا دیا۔

انسان کو خطاؤں کی معافی مانگنے سے جو چیز روکتی ہے وہ یہی برائی کا چکر (Vicious Circle) ہے۔ انسان اپنے لئے کوئی نہ کوئی جواز ڈھونڈتا ہے اور وہ جواز اسے مل جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ کبھی معافی نہیں مانگ سکتا۔ جب انسان اپنی خطا سے نہیں نکلتا، خطاؤں میں گھومتا رہتا ہے اور یہ خطائیں بڑھتی چلی جاتی ہیں پھر اتنا بڑا پہاڑ بن جاتی ہیں کہ انسان

کی نیکی اور رب سے محبت اس پہاڑ کے نیچے دب جاتی ہیں۔ دنیا ہی ایسا مقام ہے جہاں خطاؤں کی معافی مانگنی ہے۔ نبی ﷺ ہر مجلس میں توبہ کیا کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (مسلم 6858)

''میرے دل پر (کبھی کبھی) کچھ غفلت آجاتی ہے، اسی وجہ سے میں دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔''

سوچئے وہ نبی ﷺ جن سے گناہ نہیں ہوتا اور وہ اپنے بارے میں اعتراف کرتے ہیں کہ میرے دل پر غبار آجاتا ہے۔ اور وہ جو غبار آلود فضاؤں میں رہتے ہیں انھیں اپنے بارے میں یہ فکر لاحق ہی نہیں ہوتی کہ ہمارے اوپر کتنی قسم کے اثرات مرتب ہوتے ہیں جن کی وجہ سے نیکی دب جاتی ہے اور صرف گناہوں کے پہاڑ ہی باقی رہ جاتے ہیں اور انسان اس ندامت (Guilt) میں ہی ہر وقت تکلیف محسوس کرتا ہے۔ یہ توبہ ہے جس کا پانی انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ انسان کے اندر رب کی روشنی توبہ اور استغفار کے بعد آتی ہے۔

آپ کسی نبی کو دیکھنا چاہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ان پیغمبروں میں سے ہیں جن کو اولوالعزم قرار دیا گیا۔ پانچ اولوالعزم پیغمبر ہیں ان میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، پھر کس طرح سے وہ فرعون کے محل میں پہنچے، کیسے انھیں بیٹا بنایا گیا، کیسے وہ واپس ماں کے پاس پہنچائے گئے، کس طرح ماں نے تربیت کی، کس طرح موسیٰ علیہ السلام دوبارہ محل میں آئے اور کس طرح ایک شخص کو گھونسا مار کے انھوں نے ہلاک کر دیا اور پھر ایک شخص نے آکر کہا کہ آپ کے قتل کے مشورے ہو رہے ہیں آپ یہاں سے چلے جاؤ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین کی طرف سفر کیا لیکن سفر

سے پہلے معافی بھی مانگی تھی اور اپنے رب سے وعدہ کیا تھا کہ:

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ (سورۃ القصص : 16)

''انہوں نے کہا: اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے معاف فرمادے۔''

اور پھر اپنے رب سے وعدہ کیا تھا کہ:

فَلَنْ اَکُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ (سورۃ القصص:17)

''پھر میں کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔''

یعنی توبہ میں اگلی بات بھی شامل ہے آئندہ کے لئے نیک عمل کرنا، آئندہ کے لئے یہ وعدہ ہے کہ مجرموں کی مدد نہیں کروں گا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعا کہ جرم تو اب مجھ سے ہو گیا اب میں دوبارہ ان کی مدد نہیں کروں گا کیونکہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کسی کو قتل نہیں کرنا چاہتے تھے وہ صرف ایک مظلوم شخص کو بچانا چاہتے تھے۔ لیکن سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوت کے آگے وہ ٹھہر نہیں سکا جس کے بعد سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے استغفار کی۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا ہمیں ہر نبی کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں دیکھیں، انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں میں دیکھیں اور پھر ان کے بعد میں آنے والوں میں استغفار کو دیکھیں۔

استغفار کا راستہ رب کی رضا کا راستہ ہے۔

استغفار رب کی رحمت کے دروازوں کو کھولتی ہے۔

توبہ کا پانی گناہوں کو دھو ڈال دیتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ

الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہ (ترمذی:3334)

''بندہ جب ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ ڈال دیا جاتا ہے اور جب وہ گناہ سے باز آجاتا ہے اور استغفار اور توبہ کرتا ہے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھ جاتا ہے حتی کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے۔''

سیاہ دل، سیاہ قلب، دل کی اتنی سیاہی کے ساتھ انسان نیکی کی حرص کیسے رکھ سکتا ہے! انسان کی زندگی کے اندر تبدیلی کیسے آسکتی ہے؟ تبدیلی کا آغاز توبہ سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے وہ ہمیں توبہ استغفار کرنے والا بنا دے۔ سورۃ التوبہ ایک سورت ہے جو التوبہ کے نام سے ہے اس میں رب العزت نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ط وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (۱۱۱) اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ (۱۱۲)

''یقیناً اللہ تعالی نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے ہیں کہ یقیناً اس کے بدلے میں ان کے لیے جنت ہے۔ وہ اللہ تعالی کی راہ میں لڑتے ہیں، چنانچہ وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیے بھی جاتے ہیں، یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں اللہ تعالی کے ذمے پکا وعدہ ہے، اور کون اللہ تعالی سے بڑھ کر اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہے؟ تو اپنے اس سودے پر خوشیاں مناؤ جو تم نے اللہ تعالی سے سودا

کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔وہ توبہ کرنے والے ،عبادت کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے ،روزہ رکھنے والے ،رکوع کرنے والے ،سجدہ کرنے والے، بھلائی کا حکم دینے والے ،بُرائی سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اور مومنوں کو خوش خبری دے دیں۔"

ان جنتی لوگوں کے بارے میں سب سے پہلی وضاحت ملتی ہے:

اَلتَّائِبُوْنَ　　　　"توبہ کرنے والے"

جنت میں وہ جائے گا جو زندگی میں توبہ کرنا سیکھے گا، جو صبح وشام اللہ تعالیٰ کے آگے اپنی خطاؤں کی معافی کو پیش کرتا رہے گا۔ نبی ﷺ کا طریقہ کار دیکھیں۔ آپ ﷺ صبح و شام مسنون اَذکار کرتے تھے۔ ہر صبح سو دفعہ اِستغفار کرتے تھے۔ یہ اِستغفار دن بھر بھی جاری رہتی تھی۔ مسنون طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ جب نماز ادا فرما لیتے تو اللہ اکبر کے بعد تین مرتبہ اونچی آواز میں استغفر اللہ ، استغفر اللہ ، استغفر اللہ کہتے ۔(مسلم 1334) نبی ﷺ کی زندگی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے اسلاف اور انبیاء علیہم السلام کے پیچھے ان خصوصیات کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے جس کے بعد اس کی رحمت کے دروازے کھلتے ہیں، جس کے بعد ہم اس سے توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ یوم الدین کو ہماری خطائیں معاف کردے گا (آمین)۔

پہلی بات یہی ہوتی ہے کہ انسان جب تبدیلی چاہتا ہے تو تبدیلی کا راستہ فرق ہے۔ جب وہ لفظوں کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو لفظ اسے مل جاتے ہیں لیکن عمل نہیں ملتا۔ عمل بھی سیکھنا پڑتا ہے جیسے علم حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے ایسے ہی اعمال صالحہ کے لئے بھی کوشش (Effort) کرنی پڑتی ہے۔ اعمال صالحہ کے لئے کوشش الفاظ سے نہیں ہوتی اس کے لئے صالح لوگوں کے درمیان رہنا بھی پڑتا ہے اور ان کے ساتھ مل کر ان

جیسے عمل کرے اور پھر اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانا بھی پڑتا ہے اس کے ساتھ زندگی میں تبدیلی آتی ہے (الحمدللہ)۔

اگر میں اپنی زندگی میں یہ منصوبہ بندی نہیں کرتی کہ میں نے جھوٹ چھوڑنا ہے 100% تو ہوسکتا ہے کہ 50% جھوٹ میری زندگی میں نہ ہو لیکن 50% کے لئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ جب تک Focused نہیں ہوتے، تسلیم نہیں کرتے کہ آپ جھوٹ بولتے ہو تو آپ کی زندگی سے جھوٹ نہیں جائے گا۔ آپ جب تک کوشش نہیں کرتے، اسے تسلیم نہیں کرتے بلکہ آپ خود سے خود فرض کر لیتے ہیں کہ جھوٹ نہیں ہے۔ شیطان ہر انسان کو یہ کہتا ہے کہ تم بہت اچھے ہو کیونکہ تم اب قرآن پڑھ رہے ہو اور سکارف لے لیا اسی طرح سے کچھ نیکی کے اعمال کرتے ہو جس کی وجہ سے انسان کو لگتا ہے میں بہت نیک ہو گیا ہوں۔ معذرت کے ساتھ، یہ معاملہ کسی ایک کے ساتھ نہیں سبھی کے ساتھ ہوتا ہے۔ جی تم نے بہت اچھا کیا، بہت اچھے راستے پر ہو پھر انسان کو یہ ہوش ہی نہیں آنے دیتا کہ اس نے کس کس میدان (field) میں کام کرنا ہے۔

لہٰذا آپ اخلاقیات کے میدان میں جب کام کرتے ہیں تو صرف علم کے لئے نہیں کریں گے۔ اس کے لئے تواصوا بالحق کرنے والے یعنی اردگرد ایسے افراد ضرور موجود ہوں جو اس کے اعمال کی نگرانی کریں، جو اس کو یہ بتائیں کہ آپ کا یہ عمل درست نہیں ہے اور تواصوا بالصبر کرنے والے کہ جہاں بھی کوئی برا کام کرنے لگیں، ایک بار پھر وعدہ خلافی ہونے لگی، ایک بار پھر امانت میں خیانت ہونے لگی، ایک بار پھر جھوٹ کا سہارا لینے لگے، ایک بار پھر بے حیائی کا کوئی کام ہونے لگا تو اردگرد والے اسے پکڑیں۔ اسے بھی صحبت بدلنی پڑتی ہے۔ جیسے کسی نے نصیحت کی تھی سو لوگوں کے قاتل کو کہ برے لوگوں کی بستی چھوڑ دو۔ جب تک دوستیاں نہیں بدلتیں، تعلقات نہیں بدلتے تو انسان نہیں بدلتا۔ اپنی سرگرمیوں کو

جب تک انسان نہیں بدلتا اس وقت تک اس کے اپنے اندر تبدیلی نہیں آتی ۔ نیک لوگوں سے دوستی، ان کی صحبت اختیار کرنا ،مل کر نیکی کے کام کرنا اور تبدیلی کے عمل کو سیکھنا بہت ضروری ہے۔

اس کے لئے آپ کے لیے مددگار ہو سکتا ہے دل بدلے تو زندگی بدلے کا پہلا اور دوسرا حصہ انشاء اللہ اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ اس کے لیکچرز بھی ہماری ویب سائٹ پر موجود ہیں، اس کی کتب بھی موجود ہیں۔ یہ بنیادی طور پر ایک کوشش ہے اور تبدیلی کے عمل کے بارے میں بات چیت (Discussion) ہے۔ مثال کے طور پہ اس میں ایک عنوان (Topic) ہے" علم دل میں کیوں نہیں اترتا؟" اور دوسرا ہے" علم دل میں کیسے اترتا ہے؟" یعنی انسان کا عمل کیسے بدلتا ہے تو یہ اعمال کی تبدیلی کے لئے ہے۔ اسی طرح سے "دل کے دروازے" اور "دل کی زندگی" اس کے عنوان ہیں۔

دل کی زندگی سے مراد یہ ہے کہ جس کے بعد یہ قلب انسان کو نیکی کے اعمال پہ آمادہ کرنے لگ جاتا ہے (الحمد للہ)۔ یہ سب آپ کے لئے بہت زیادہ مددگار ثابت ہوں گے۔ (ان شاء اللہ)

استغفار کرتے رہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کسی کو دیکھا تھا توبہ کرتے ہوئے تو انہوں نے کہا: "توبة الكذابين" (جھوٹے کی توبہ) یعنی انسان خالی زبان سے کہتا رہے اور اس کا دل شامل نہ ہو۔ یعنی اپنی خطا کا اعتراف کرنا ضروری ہے۔ اور انسان ایک بار کہیں تنہائی میں اونچی آواز سے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے حالات و واقعات رکھے تو تبھی اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ نکلیں گی۔ یہ تجربہ کرنے کی بات ہے۔ کر کے دیکھئے حالت فرق ہو جائے گی۔

کیا اللہ تعالیٰ سات بار توبہ قبول نہیں کرنے والا؟ اللہ تعالیٰ بھی تو بار بار توبہ قبول کرتا

ہے۔اس کو پھر بھی یقین ہونا چاہیے۔رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث یاد کریں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے رب العزت سے حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا قَالَ : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی : اَذْنَبَ عَبْدِی ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ : اَیْ رَبِّ! اغْفِرْ لِی ذَنْبِی فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی : عَبْدِی اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ : اَیْ رَبِّ ! اغْفِرْ لِی ذَنْبِی فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی : اَذْنَبَ عَبْدِی ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ ۔ (مسلم:6986)

کسی بندے نے گناہ کیا: پھر عرض کیا اے اللہ میرے گناہ کو معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے پھر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے پھر عرض کرتا ہے کہ اے رب میرے گناہ کو معاف فرما اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے پھر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے پھر عرض کرتا ہے کہ اے رب میرے گناہ کو معاف فرما اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ تو جو چاہے کر میں نے تجھے معاف کر دیا۔ عبدالاعلیٰ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ جو چاہو عمل کرو۔ (مسلم:6986)

اگر کوئی انسان کوشش کر رہا ہے برائیاں چھوڑنے کی لیکن پھر بھی نہ کر سکے تو اس کو کیسے

پتہ چلتا ہے کہ اس کی کوشش میں کمی ہے یا قبولیت نہیں ہو رہی؟ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہیں دو باتوں میں کیسے انسان کو پتہ چل سکتا ہے؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ کوشش کرنے والے کی کاوش اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (سورۃ التوبہ:120)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ انسان کے اندر تبدیلی یک لخت نہیں آتی۔ کسی بھی امتحان کے لیے جب آپ محنت کرتے ہیں اور 33% فی صد نمبر لیتے ہیں اور دوبارہ ٹیسٹ دیتے ہیں تو 50% پہ آ جاتے ہیں، پھر ری ٹیسٹ دیا 70% پہ آ گئے پھر ری ٹیسٹ دیا 80% پہ آ گئے، 85% پہ آ گئے کوشش تو ہے پھر آپ 90% پہ آتے ہیں لیکن 10% کی پھر بھی گنجائش ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ انسان یہ چاہتا ہے کہ جب میں نے طے کر لیا میں نے ایک برا کام نہیں کرنا تو 100 % چھوٹ جائے، 100% اچانک نہیں چھوٹتا۔

پیاں عادتاں چھٹ جاون

تے بلہا جھوٹا ہو جائے

یعنی ایک عادت کو بریک کرنے کے لئے اس عادت کو چھوڑنے کے لئے بالکل پاک صاف ہونے کے لئے ٹائم چاہیے۔ وقت لگتا ہے، آہستہ آہستہ لیکن اپنا حساب کرنا پڑتا ہے تو اپنا حساب کتاب ضرور کریں۔ محاسبہ دل کی عبادت ہے اور باقاعدہ کھلے ذہن کے ساتھ کہ اب تک کتنا فرق آ چکا ہے، جتنا آ گیا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اگلے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں اور ہر خرابی کے لئے، ہر برائی کے لئے استغفار جاری رکھیں۔

اور ایک خاص بات یہ کہ صحبت تو بدلنا پڑتی ہے کیونکہ جہاں پہ اللہ تعالیٰ کا مذاق اڑایا جاتا ہے وہاں سے تو اٹھ جانے کا قرآن حکیم میں بھی حکم ہے۔ اتنی دیر کے لئے ہی ان کے

پاس بیٹھنا چاہیے جب تک آپ ان کے ساتھ کوئی تعمیری (Productive) کام کر رہے ہیں ورنہ نہیں کیونکہ بری صحبت کی وجہ سے انسان پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

آپ اس کتاب کے آڈیو اور ویڈیو کورس سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

گناہوں کی مغفرت کی دعائیں

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۫ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴾

''وہ ایسے لوگ ہیں جب کوئی برائی کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ پھر وہ اپنے گناہوں کے لیے بخشش مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا گناہوں کو کون معاف کر سکتا ہے؟ اور اس پر جو انہوں نے کیا جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔ (آل عمران:135)

﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴾

''اے میرے ربّ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور جو میرے گھر میں مومن بن کر داخل ہو اور سب مومن مردوں اور عورتوں کو اور ظالموں کو ہلاکت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھا۔'' (نوح:28)

﴿ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

''اے ہمارے ربّ! ہمارا نور مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے، بلاشبہ تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔'' (التحریم:8)

﴿ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾

''اے میرے ربّ! بخش دے اور رحم فرما اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے اچھا رحم فرمانے والا ہے۔'' (المومنون:118)

﴿ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾

''اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، چنانچہ آپ مجھے بخش دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو بخش دیا، یقیناً وہ بڑا بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

(القصص:16)

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

''اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہوں کو بخش دیجیے اور ہمارے کام میں ہماری زیادتی کو بھی اور آپ ہمیں ثابت قدم رکھیں اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرمائیں۔'' (آل عمران:147)

﴿ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴾

''تو ہی ہمارا مددگار ہے، سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہترین ہے۔'' (الاعراف:155)

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾

''اے ہمارے ربّ! ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی بخش دے جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی بغض نہ رکھنا۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔'' (الحشر:10)

﴿ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴾

''ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے ربّ اور تیری ہی جانب لوٹ کر جانا ہے۔'' (البقرۃ:285)

﴿ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴾

''اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری بُرائیاں ہم سے دور

فرما! اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ فوت کرنا۔'' (آل عمران: 193)

﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

''اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا، اے ہمارے رب! اور ہم پر ویسا ہی بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب! اور تو ہم سے نہ اُٹھوا جس کی ہم میں طاقت ہی نہیں، اور ہم سے درگزر فرما اور تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تُو ہی ہمارا مولیٰ ہے، چنانچہ کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔'' (البقرہ: 286)

﴿ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾

''اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے لہٰذا تو ہمیں معاف فرما دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔'' (المؤمنون: 109)

﴿ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾

''اے ہمارے رب! بلاشبہ ہم ایمان لائے سو ہمارے لیے ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔'' (آل عمران: 16)

﴿ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ ﴾

''اے اللہ! میرے گناہوں کے مقابلے میں تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور میرے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔'' (الترغیب والترہیب 472/2)

﴿ رَبِّ اغْفِرْلِيْ مَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ ﴾ (مسند احمد : 25140)

''اے میرے ربّ! میرے لیے میرے پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کو معاف فرما۔''

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ ﴾

''اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا۔ پس تو اپنی جانب سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔'' (بخاری:834)

﴿ رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِیْئَتِيْ وَجَھْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ کُلِّہٖ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّيْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَایَایَ وَعَمْدِيْ وَجَھْلِيْ وَھَزْلِيْ وَکُلُّ ذَالِکَ عِنْدِيْ ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾

''اے میرے ربّ! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما اور وہ گناہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے ارادے کے ساتھ کیے کاموں میں اور بلا ارادہ کاموں میں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا، اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔'' (بخاری:6398)

﴿ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْٓ اَمْرِیْ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ ﴾

"اے اللہ! میری خطا اور نادانی اور میرے کاموں میں زیادتی سے درگزر فرما اور اس گناہ سے بھی جس کا علم مجھ سے زیادہ تجھے ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما اس بات سے جس کو میں نے ارادے اور سنجیدگی سے کیا اور اس سے بھی جس کو ہنسی اور دل لگی میں کیا اور ان کاموں سے بھی جنہیں میں نے بھول چوک میں کیا اور ان سے بھی جنہیں میں نے دانستہ طور پر کیا۔" (بخاری:6399)

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ ﴾ (مسند احمد: 16269)

"اے اللہ! میرے گناہوں، لغزشوں اور جان بوجھ کر کیے جانے والے گناہوں کو معاف فرما۔"

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ﴾

"پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کے ساتھ، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔" (مسند احمد:25508)

﴿ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ ، وَامْكُرْلِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرْ هُدَايَ اِلَيَّ ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا ، لَكَ ذَاكِرًا ، لَكَ رَاهِبًا ، لَكَ مِطْوَاعًا ، اِلَيْكَ مُخْبِتًا اَوْ مُنِيْبًا ، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ ، وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ ، وَاهْدِ قَلْبِيْ ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ ﴾

"اے میرے ربّ! میری مدد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور میری تائید فرما اور میرے خلاف کسی کی تائید نہ کر اور میرے نفع کے لیے تدبیر فرما اور میرے نقصان کے لیے تدبیر نہ فرما اور مجھ کو ہدایت عطا فرما اور میرے لیے ہدایت کو آسان فرما دے اور جو شخص مجھ سے لڑے مجھکو اس پر غلبہ عطا فرما دے۔ اے اللہ

مجھ کو اپنا شکر گزار بنا دے، اپنا ذکر کرنے والا، تجھی سے ڈرنے والا، تیرا از حد اطاعت گزار اور بہت ہی تواضع کرنے والا یا بار بار پلٹ کر آنے والا بنا لے۔ اے میرے ربّ! میری توبہ قبول فرما، میری خطائیں دھو ڈال، میری دعا قبول فرما، میری دلیل کو قوت عطا فرما، میرے قلب کو سچا راستہ دکھا دے، میری زبان کو (حق گوئی کے لیے) مضبوطی عطا فرما اور میرے قلب سے کینہ کو نکال دے۔''

(ابوداؤد:1510)

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم ﴾ (100 مرتبہ)

''اے میرے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رجوع فرما، یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے۔'' (ابن ماجہ:3814)

﴿ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ﴾

''اے اللہ! ہمارے پروردگار! تو پاک ہے۔ ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔'' (بخاری:794)

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ﴾

''اے اللہ! مجھے معاف فرما اور میری توبہ کو قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا ہے، بہت بخشنے والا ہے۔'' (مسند احمد:23150)

﴿ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ﴾

''میں معافی مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے، قائم ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔'' (ابوداؤد:1517)

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ ﴾

''اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے تمام گناہوں کو معاف فرما جو میں نے پہلے کیے اور بعد میں اور وہ جو پوشیدہ ہیں یا ظاہر۔'' (مسلم:1084)

﴿ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَآ اَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَا جَھِلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ ﴾

”اے اللہ! میرے ان گناہوں کو معاف فرما جو میں نے غلطی سے کیے، اور جو میں نے جان بوجھ کر کیے، اور جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے اعلانیہ طور پر کیے، اور جو میں نے نادانی میں کیے اور جو میں نے جانتے بوجھتے ہوئے کیے۔“ (مسند احمد: 19925)

﴿ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ﴾

”اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک صاف کیا اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنی دُوری کر دے جتنی دُوری تو نے مشرق اور مغرب میں رکھی ہے۔“ (بخاری: 6368)

سید الاستغفار

﴿ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْٓءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ﴾

”اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مجھ پر تیری جو نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے

کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا۔" (صحیح بخاری:6306)

لیلۃ القدر میں معافی کے لیے کی جانے والی دعا

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ﴾

"اے اللہ! تو معاف فرمانے والا ہے۔ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ پس تو مجھے معاف فرما دے۔" (جامع ترمذی:3513)

صبح وشام مغفرت کے لیے کی جانے والی دعا

﴿ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ﴾

"میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔" (صحیح بخاری:6307)

گناہ کے فوراً بعد استغفار

﴿ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْ لِیْ ﴾

"اے میرے رب! میں نے گناہ کر دیا پس مجھے بخش دے۔" (بخاری:5707)

رات کو سونے سے پہلے مغفرت کی دعا

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِهَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی ﴾ (سنن ابی داؤد:5054)

"اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو ذلیل کر اور میری قید کھول دے اور مجھے اعلیٰ وارفع مجلس کا ہم نشین کر دے۔"

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

”آپ کہہ دیں کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔
یقیناً اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ یقیناً وہی بڑا بخشنے والا، بڑا رحم والا ہے۔“

(سورۃ الزمر:53)

النور انٹرنیشنل

انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ایجوکیشن اینڈ ریسرچ

لاہور، فیصل آباد، کراچی